دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: har 5187　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　تاریخ: 24-02-2019

بچی گود لینے کے شرعی احکام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے اپنی بھتیجی گود لی ہے۔ سوال یہ ہے کہ قانونی دستاویزات میں ولدیت کے خانے میں کس کا نام لکھوانا ہوگا، گود لینے والے یعنی میرے شوہر کا یا بچی کے حقیقی باپ کا؟ نیز وہ اپنے حقیقی باپ کی وراثت سے حصہ پائے گی یا گود لینے والے کی وراثت سے حصہ پائے گی؟

نوٹ: لے پالک بچی کا گود لینے والے سے کوئی رشتہ نہیں ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قوانینِ شرعیہ کے مطابق بچے یا بچی کو بطورِ ولدیت حقیقی والد کے علاوہ گود لینے والے یا اس کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا سخت ناجائز و حرام ہے، کیونکہ گود لینے سے حقیقت نہیں بدلتی اور لے پالک بچہ و بچی بدستور اپنے باپ کی اولاد رہتے ہیں، لہذا صورتِ مستفسرہ میں قانونی دستاویزات مثلاً: شناختی کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ، یونہی زبانی پکارنے میں ولدیت کی جگہ پر اس بچی کے حقیقی باپ ہی کا نام بولنا اور لکھنا ضروری ہے، گود لینے والے کا نام بطور والد بولنے یا لکھنے کی ہرگز اجازت نہیں، البتہ بطورِ سرپرست اس کی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔

نیز جب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ گود لینے سے حقیقت نہیں بدلتی اور لے پالک بچہ یا بچی بدستور اپنے باپ کی ہی اولاد رہتے ہیں، گود لینے والے کی نہ اولاد ہوتے ہیں، نہ اس اعتبار سے اس کے وارث، لہذا مذکورہ بچی، گود لینے والے کی کسی صورت وارث نہیں بنے گی، بلکہ اپنے حقیقی باپ کے انتقال کے وقت زندہ ہونے اور موانعِ ارث (وراثت سے محروم کرنے والے اسباب) نہ پائے جانے کی صورت میں اپنے حقیقی باپ ہی کی وارث ہو گی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ مَوَالِیۡكُمۡ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: " انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔ پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد یعنی تمہارے دوست۔"

(القرآن، پارہ 21، سورۃ الاحزاب، آیت 5)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی ممانعت کے بعد اگر تم دیدہ دانستہ لے پالکوں کو ان کے مربی (پالنے والے) کا بیٹا کہو گے تو گناہ گار ہو گے۔“

(تفسیر نور العرفان، ص503، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من ادعی الی غیر ابیہ و ھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام“ جس نے خود کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا حالانکہ اسے علم تھا کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔

(صحیح بخاری، ج2، ص533، حدیث 6766، مطبوعہ لاھور)

شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ اسی مضمون کی ایک حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جان بوجھ کر اپنے نسب کو بدلنا حرام و گناہ ہے۔ نسب بدلنے کی دو صورتیں ہیں: ایک نفی یعنی اپنے باپ سے نسب کا انکار کرنا، دوسرے اِثبات یعنی جو باپ نہیں اسے اپنا باپ بتانا، دونوں حرام ہیں۔ ملخصا۔“ (نزھۃ القاری، ج4، ص496، مطبوعہ فرید بک سٹال، لاھور)

لے پالک کے وارث نہ ہونے کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ”پسر خواندہ نہ چنیں کس را پسر می شود نہ خود بے علاقہ از پدران الحقائق لا تغیّر، شرعاً وارث پدر ست نہ اینکس دیگر۔“ منہ بولا بیٹا نہ ایسے شخص کا بیٹا ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے باپ سے بے تعلق کیونکہ حقیقتوں میں تغیر نہیں ہوتا، **شرعی طور پر وہ اپنے باپ کا وارث ہے نہ کہ اس دوسرے شخص کا جس نے اس کو منہ بولا بیٹا بنایا ہے۔**

(فتاویٰ رضویہ، ج26، ص178، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”تبنّی کرنا یعنی لڑکا گود لینا شرعاً منع نہیں، مگر وہ لڑکا اس کا لڑکا نہ ہو گا بلکہ اپنے باپ ہی کا کہلائے گا اور وہ اپنے باپ کا ترکہ پائے گا۔ گود لینے والے کا نہ یہ بیٹا ہے نہ اِس حیثیت سے اس کا وارث، ہاں اگر وارث ہونے کی بھی اس میں حیثیت موجود ہے مثلاً بھتیجا کو گود لیا تو یہ وارث ہو سکتا ہے جبکہ کوئی اور مانع نہ ہو۔“

(فتاوی امجدیہ، ج3، ص365، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

یاد رہے کہ لے پالک بچہ و بچی صرف گود لینے سے مَحرَم نہیں بن جاتے، لہٰذا جب وہ بچی گود لینے والے یعنی آپ کے شوہر کی محرم نہیں ہے، تو ہجری سن کے لحاظ سے جب پندرہ سال کی ہو جائے یا نو سے پندرہ سال کی عمر کے دوران بالغہ ہونے کے آثار ظاہر ہو جائیں مثلاً احتلام ہو جائے یا حیض آجائے یا حاملہ ہو جائے تو اس بچی اور آپ کے شوہر کے درمیان پردہ فرض ہو گا اور اگر آثارِ بلوغ ظاہر نہ ہوں، تو مستحب، خصوصاً ہجری سن کے اعتبار سے بارہ سال کی عمر ہو جانے کے بعد پردے کا ضرور خیال رکھا جائے کہ اس کی بہت تاکید ہے۔

البتہ اگر آپ یا گود لینے والے کی کوئی محرم عورت جیسے ماں، دادی، نانی، بہن، بھتیجی وغیرہ مذکورہ بچی کو اس کی عمر دو سال ہونے

سے پہلے اپنا دودھ پلا دے گی، تو اس صورت میں آپ کے شوہر کا اس بچی سے رضاعی رشتہ قائم ہو جائے گا اور بعدِ بلوغت پردہ واجب نہیں ہو گا۔ خیال رہے کہ ڈھائی سال کی عمر ہونے تک دودھ پلانے سے بھی اگرچہ حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے ، لیکن دو سال کی عمر ہو جانے کے بعد دودھ پلانا، جائز نہیں، لہٰذا رضاعی رشتہ قائم کرنے کے لیے دو سال کی عمر سے پہلے دودھ پلایا جائے، اس کے بعد حرام ہے۔

تنویر الابصار ودرِ مختار میں ہے:"(بلوغ الجارية بالا حتلام والحيض والحبل فان لم يوجد) شئ (فحتى يتم خمس عشرة سنة، به يفتى) لقصر اعمار اهل زماننا (و ادنى مدته لها تسع سنين) هو المختار۔ملخصا۔"لڑکی کا بالغ ہونا احتلام، حیض اور حمل ٹھہرنے سے ہوتا ہے، اگر ان میں سے کچھ نہ پایا جائے تو یہاں تک کہ پندرہ سال پورے ہو جائیں (تو بالغہ ہو جائے گی)، اسی پر فتویٰ دیا جائے گا ہمارے زمانے کے لوگوں کی عمریں کم ہونے کی وجہ سے اور بلوغت کی کم سے کم مدت لڑکی کے لیے نو سال ہے، یہی مختار ہے۔ (تنویر الابصار ودر مختار، ج9، ص259-260، مطبوعہ کوئٹہ)

مدتِ رضاعت کے متعلق تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے:"(هو فی وقت مخصوص، حولان و نصف عنده و حولان) فقط (عندهما وهو الاصح) فتح، وبه يفتى كما فى تصحيح القدورى۔ملخصا۔" یہ مخصوص وقت میں ہے، امامِ اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک دو اور نصف سال اور صاحبین علیہما الرحمۃ کے نزدیک صرف دو سال، اور یہی اصح ہے فتح۔ اور اسی کے ساتھ فتوی دیا جاتا ہے جیسا کہ تصحیح القدوری میں ہے۔ (تنویر الابصار ودر مختار، ج4، ص387، مطبوعہ کوئٹہ)

مجمع الانہر میں ہے:"الارضاع بعد مدته حرام لانه جزء الآدمی و الانتفاع به لغير ضرورة حرام على الصحيح۔" دودھ پلانا اس کی مدت گزرنے کے بعد حرام ہے کیونکہ یہ آدمی کا جزء ہے اور اس سے بلا ضرورت نفع اٹھانا صحیح قول کے مطابق حرام ہے۔ (مجمع الانہر، ج1، ص552، مطبوعہ کوئٹہ)

دودھ چھڑانے، نیز نکاح حرام ہونے کی مدت کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: " فالاحوط ان يعمل بقولهما فى الفِطام وبقوله فى التحريم عملاً بالاحتياط فى الموضعين۔" پس احوط یہ ہے کہ دودھ چھڑانے میں صاحبین کے قول پر عمل کیا جائے اور (نکاح) حرام ہونے میں امامِ اعظم علیہ الرحمۃ کے قول پر، دونوں مقامات میں احتیاط پر عمل کرتے ہوئے۔ (جد الممتار، ج4، ص657، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رضاعی رشتے کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"يحرم على الرضيع ابواه من الرضاع واصولهما وفروعهما من النسب والرضاع جميعاً حتى ان المرضعة لو ولدت من هذا الرجل او غيره قبل هذا الارضاع او بعده او ارضعت رضيعاً او ولد لهذا الرجل من غير هذه المراة قبل هذا الارضاع او بعده او ارضعت امراة من لبنه رضيعا فالكل

اخوۃ الرضیع واخواتہ واولادھم اولاد اخوتہ واخواتہ واخوالرجل عمہ واختہ عمتہ واخوالمرضعۃ خالہ واختھا خالتہ۔" دودھ پینے والے بچے پر رضاعی ماں باپ، ان کے اصول اور دونوں کی نسبی یا رضاعی اولاد حرام ہے حتی کہ اگر دودھ پلانے والی نے اِس دودھ پلانے سے پہلے یا بعد، اسی شوہر یا اس کے علاوہ کسی اور شوہر سے کوئی بچہ جنا یا کسی کو دودھ پلایا یا اس آدمی کے پاس اس کے علاوہ کسی اور عورت سے اس دودھ پلانے سے پہلے یا بعد کوئی بچہ پیدا ہوا، یا عورت نے اس کے دودھ سے کسی بچے کو دودھ پلایا تو یہ سب دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بھائی بہن اور ان کی اولادیں اس کے بھتیجے، بھتیجیاں اور بھانجے، بھانجیاں ہیں اور مرد (رضاعی باپ) کا بھائی اس کا چچا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور دودھ پلانے والی کا بھائی اس کا ماموں اور اس کی بہن اس کی خالہ ہے۔

(عالمگیری، ج1، ص343، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن پردے کے احکام کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو، سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بلوغ ظاہر ہوں تو واجب اور نہ ظاہر ہوں تو مستحب، خصوصا بارہ برس کے بعد بہت مؤکّد کہ یہ زمانہ قربِ بلوغ وکمال اشتہا کا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج23، ص639، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قریب البلوغ لے پالک بچی کے متعلق ہونے والے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "دختر اب کہ بالغہ ہوئی یا قریب بلوغ پہنچی جب تک شادی نہ ہو ضرور اس کو باپ کے پاس رہنا چاہیے، یہاں تک کہ نو برس کی عمر کے بعد سگی ماں سے لڑکی لے لی جائے گی اور باپ کے پاس رہے گی نہ کہ اجنبی جس کے پاس رہنا کسی طرح جائز ہی نہیں، بیٹی کے پالنے سے بیٹی نہیں ہو جاتی۔ ملخصا۔"

(فتاویٰ رضویہ، ج13، ص639، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

18 جمادی الاخری 1440ھ/24 فروری 2019ء

دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulifftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔